Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر20

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار 29 جون 1998ء 4 ربیع الاول 1419 ہجری 29 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 138

تعلیم القرآن کی عظمت

حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ

تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الفضائل باب خیرکم من تعلّم القرآن)

قرآن سمجھ کر پڑھا جائے تو اس سے محبت پیدا ہونا لازمی ہے

حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل تھے

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ترجمۃ القرآن کلاس کی برکات اور اس سے استفادہ کی تحریک

واشنگٹن (امریکہ) میں 19۔جون 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔26۔جون 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واشنگٹن ڈی سی امریکہ میں 19۔جون کو جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کی ریکارڈنگ احمدیہ ٹیلی ویژن پر 26۔جون کو خطبہ کے لئے مقررشدہ وقت پر ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اس میں حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی محبت اختیار کرنے کی طرف متوجہ فرمایا اور احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے درس قرآن سے استفادہ کرنے کی طرف خصوصیت سے متوجہ فرمایا۔ اس خطبہ کا رواں ترجمہ انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، جرمن اور ترکی زبانوں میں نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے حوالہ سے سوال کرتے ہیں کہ قرآن میں کل احکام کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس سوال کا بصیرت افروز جواب تفصیل سے ارشاد فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مختلف مقامات پر قرآنی احکام کی تعداد مختلف بیان فرمائی ہے۔ بعض جگہ دو یا تین بعض جگہ پانچ سو، سات سو اور بعض جگہ ہزارہا احکام و نواہی کا ذکر کیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کی وجہ بنیادی اور تفصیلی احکام کا فرق ہے۔ مگر ان کی گنتی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی یہ سب احکام ہمارے لئے ایک آسمانی دعوت ہیں جن پر شکر کرنا چاہئے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب خشکی اور تری ہر جگہ پر فساد برپا ہو چکا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج بھی وہی نقشہ ہے۔ امریکہ ہی میں اتنی بے حیائی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اور اب تو کئی ممالک امریکہ سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ ان برائیوں کو گنا جائے تو پتہ چلے گا کہ احکام کتنے ہیں۔ ناممکن ہے کہ کوئی ان برائیوں کو گن سکے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے فرمایا کہ بعث بعد الموت کے عقیدہ کا خدا کی ہستی سے گہرا تعلق ہے۔ اس عقیدہ پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں برائیاں پھیل رہی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کا کوئی بھی حکم زبردستی نہیں منوایا جاتا یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کہیں کہ یہ دودھ نہ پیو اس میں زہر ملا ہے۔ تو جو ایسا دودھ پیئے گا وہ خود اس کا نتیجہ بھگت لے گا۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد ''تمام فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے'' کی وضاحت فرمائی اور اپنی ترجمۃ القرآن کلاس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جب قرآن کو سمجھ کر پڑھا جائے تو اس کا سمجھنا بے حد آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اکثر لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ جب قرآن کریم کی کلاس سننے کا موقع ملا تو ہم نے اس سے ایک نئی زندگی پائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ایم ٹی اے پر یہ کلاس نہ سن سکیں وہ اس کی ویڈیو حاصل کریں اور سارے گھر کے ساتھ مل کر اسے سنیں۔ لازم ہے کہ ان کلاسوں کا ریکارڈ گھروں میں رکھیں اور ترتیب سے سننا شروع کریں۔ دس سبق بھی آپ ترتیب سے سن لیں تو ان سے الگ ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا ہے کہ قرآن کریم ایک مزے کی دعوت ہے اس کا پتہ آپ کو ان کلاسوں کے سننے سے چل جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے کسی بڑے مقام یا مرتبے کی ضرورت نہیں دین العجائز اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے سر جھکا دیں آیات کے تسلسل پر غور کریں تو آپ کو قرآن سے حقیقی محبت پیدا ہو جائے گی اور جس کو قرآن سے حقیقی محبت پیدا ہو جائے اس کی زندگی کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

ایک ہی کتاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دل رُبا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو، نہیں دیکھی..... میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔

کیا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے۔ طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔'' (حقائق الفرقان جلد اول ص 34)

تابکاری کے نسخہ کے متعلق ضروری اعلان

○ ایٹمی دھماکوں کے تابکاری اثرات سے بچاؤ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جو ہومیو پیتھک نسخہ تجویز فرمایا ہے اس کا الفضل کے ذریعہ اعلان ہو چکا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

Radium Bromide C M -1

Carcinosim C M-2

پہلے ہفتہ نمبر1 کی خوراک ایک دفعہ اور اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی خوراک ایک دفعہ پھر اگلے ہفتہ نمبر1 اور اگلے ہفتہ نمبر2 اس طرح یہ سلسلہ چند مہینے جاری رکھیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں نے چند استفسارات کئے ہیں مثلاً دودھ پینے والے بچوں کو۔ حاملہ خواتین کو۔ دل اور ٹی بی کے مریضوں کو مجوزہ ادویہ کی C M طاقت کی خوراک دی جا سکتی ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس بارہ میں حضرت صاحب سے ہدایت کی درخواست کی گئی تو فرمایا یہ کسی صورت میں بھی مضر نہیں۔ ماں کا دودھ پینے والا بچہ جو چھ ماہ تک کی عمر کا ہو تو ماں کھا سکتی ہے اس کا اثر بچے پر بھی ہو جائے گا۔ چھ ماہ سے چھوٹے بچے کو بے شک نہ دیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احمدیوں کو چاہئے کہ لغو مذاق کی مجلس کو بھی پسند نہ کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف آپ کا سفر آسان ہو تو خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں

صبر ہو اور حق کے ساتھ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ صبر رائیگاں جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بتاریخ 24- اپریل 1998ء بمطابق 24 شہادت 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نساء کی آیت 141 اور انعام کی آیات 69-70 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں بہت تاکید کے ساتھ یہ بات بیان ہوئی ہے وقد نزل بہت تاکید کے ساتھ یہ بات بیان ہو چکی ہے (-) کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار سنو یعنی بعض گروہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں (-) اور ان آیات سے تمسخر کرتے ہیں۔ ان سے تمسخر کیا جاتا ہے بعض لوگوں کی طرف سے (-) تو ہرگز ان کے ساتھ نہیں بیٹھنا۔ اب اگلا حصہ ہے جو اختلافی معنے رکھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں محو ہو جائیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی گروہ ہے اس میں صاف واضح ہے کہ ایک گروہ ہے (جس نے) اللہ تعالیٰ کی آیات جس میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور برگزیدہ بندے بھی شامل ہیں ان پر مذاق اڑانا انہوں نے پیشہ بنا رکھا ہے۔ ایسے لوگ جو ہیں کیا کوئی پسند کرے گا کہ بار بار جا کے دیکھے۔ اس مجلس میں جانے کی ضرورت کیا ہے جہاں سے ایک دفعہ اپنا دل اور سب کچھ اٹھا لیا۔ کیا کوئی انسان تصور کر سکتا ہے کہ ان ..... کی مجلس میں بار بار جا کے دیکھے کہ اب کچھ اور بات تو نہیں کر رہے اگر اور بات کر رہے ہیں تو وہاں بیٹھ جائیں۔ یہ جو منظر ہے یہ اس آیت کے عام سادہ ترجمے سے ابھرتا ہے کیونکہ حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ میں حتّٰی کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ یہاں تک کہ وہ دوسری بات شروع کر دیں تو جب بیٹھ کے آدمی اٹھ ہی جائے گا تو اس کو کیا پتہ چلے گا۔

میں جو مضمون بیان کرنا چاہتا ہوں وہاں حتّٰی کا معنی Even کے معنوں میں ہے خواہ ایسے بد بخت لوگ دوسری باتیں بھی کریں تب بھی ہرگز ان کی مجلس میں نہیں جانا۔ اگر ایسا کرو گے تو تم ان جیسے ہو جاؤ گے۔ اس معنے کو عموماً اس لئے اختیار نہیں کیا جاتا کہ یہ معنی شاذ کے طور پر حتّٰی میں استعمال ہوتا ہے اور اہل لغت جیسے حضرت امام راغب ہیں انہوں نے بڑی وضاحت سے اس کا محاورہ اہلِ عرب کے بیان کے مطابق بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں حتّٰی کی مثال اکلت السمکۃ حتّٰی راسھا میں نے مچھلی کھالی یہاں تک کہ سر بھی کھالیا Even her head یہ معنے ہیں۔ یہاں تک کہ مچھلی پوری کھائی' یہاں تک کہ سر بھی نہیں چھوڑا۔ پس اگر یہ لوگ دوسری بات میں بھی مبتلا ہو جائیں' گفتگو میں مصروف ہو جائیں تب بھی ان کے قریب نہیں جانا۔ **کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسے گروہ میں جا کے بیٹھے** اور موقعوں کی تلاش میں رہے کہ کب یہ کوئی اور بات کریں اور مجھے وہاں بیٹھنا نصیب ہو جائے۔ **ناممکن ہے کہ کوئی شخص جو دین کی غیرت رکھتا ہو اس گروہ کی طرف جانے کا تصور بھی کرے۔**

(فرمایا) یہ ہے آخر پر انذار کہ ان کی مجلس میں خواہ تم عام حالات میں جاؤ خواہ تم دوسری باتوں میں جاؤ جب بھی جاؤ گے اگر یہاں جا کے بیٹھنا تم نے شیوہ بنایا تو ان جیسے ہو جاؤ گے' پھر تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اور یہاں بہت دلچسپ اس آیت کا اختتام ہے کہ وہ لوگ جو منافقت کرتے ہیں اور بظاہر یہ کہتے ہیں کہ جب ہم گئے تھے تو ایسی باتیں نہیں کر رہے تھے وہ بھی اور کافر جو کھلی کھلی بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں فرمایا' (-) ایسے لوگ جو کھلم کھلا خدا کے دین کا تمسخر اڑاتے ہیں وہ کافر ہیں اور ایسے لوگ جو ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو بظاہر دین داروں میں شمار کرتے ہیں' دین والے لوگوں میں شمار کرتے ہیں فرمایا سارے اکٹھے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔

دوسری آیت میں بھی یہی مضمون ہے جو میں نے بیان کیا ہے (-) اور جب تو دیکھتا ہے ایسے لوگوں کو جو ہماری آیات کے متعلق بے ہودہ کلام کرتے ہیں تو فاعرض عنھم صاف مطلب ہے کہ ان کے پاس جا کے بیٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (-) ان سے منہ پھیر لے' ان سے پیٹھ پھیر لے' ان کی مجلس میں جا بھی نہ (-) یہاں تک کہ وہ کوئی کلام بھی کریں تب بھی ان کی مجلس میں نہیں جانا (-) اگر بھول کے ایک دفعہ ایسا واقعہ ہو چکا ہو' شیطان نے تمہیں ان کی مجلس میں پہنچایا ہو وہاں ایسی بے ہودہ باتیں ہو رہی ہوں تو وہ ایک ہی دفعہ ہو گا اس کے بعد پھر اس کا اعادہ نہ ہو۔

(فرمایا) یہ ذکریٰ جو آچکی ہے' یہ نصیحت اس کے بعد پھر کبھی آئندہ ان لوگوں کے پاس نہیں جانا۔ اگر ایک دفعہ بھی حادثۃً لاعلمی میں تم چلے گئے اور وہاں یہ بیہودہ باتیں ہو رہی تھیں تو اٹھ کھڑے ہو اور یہ پہلا واقعہ شیطان کے بھلانے کے نتیجے میں ہوا ہے۔ تمہارے علم کا نہ ہونا گویا شیطان کی طرف منسوب ہوا ہے۔ لیکن جب یہ کھلی کھلی نصیحت آجائے پھر کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ہرگز ان کے قریب نہیں آنا خواہ وہ کوئی دوسری باتیں ہی کر رہے ہوں۔ (-) ان کا حساب اللہ پر ہے۔ متقیوں کو ان پر چھوڑ دینا چاہئے اور اپنے حساب کی فکر کرنی چاہئے۔ پھر فرمایا (-) یہ نصیحت ہے' بہت بڑی نصیحت ہے تاکہ لوگ تقویٰ اختیار کریں ورنہ آہستہ آہستہ اچھے لوگ بھی جب بے غیرتی کا نمونہ دکھائیں تو رفتہ رفتہ گندے لوگ بن جایا کرتے ہیں کبھی بھی ایک مقام پر پھر نہیں ٹھہرتے۔ ایک دو دفعہ باتیں سنیں' مذاق سنے' برداشت کر لیا کبھی ہنسی بھی آگئی اور پھر چسکا پڑ گیا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ لوگ پھر ان میں شامل نہ ہو جائیں۔

اب پہلا مسئلہ تو یہی ہے غیرت اور حمیت کا فقدان ہے۔ تو جو شخص گوارا کرتا ہے ایسے لوگوں کو کہ جو بے حیائی کی باتوں کا اڈہ بنائے ہوئے ہیں ان میں جانے میں اس کی کوئی حمیت' کوئی غیرت مانع نہیں ہوتی تو لازماً فطرتاً یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے دل میں کوئی چور ہے' کوئی بے حیائی کا مرکز ہے' کوئی بے غیرتی کا مرکز ہے ورنہ ناممکن ہے کہ وہاں جا کے چسکے لیں۔ **جہاں پھبتیاں اڑائی جا رہی ہوں خدا اور خدا کے پیاروں پر' وہاں جا کے بیٹھنے کا سوال کیسے اٹھ سکتا ہے سوائے اس کے کہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفس میں، اپنے دل میں بے حیائی اور بے غیرتی کا کوئی مرکز موجود ہے۔ اسے تم بظاہر چھپا رہے ہو لیکن جاتے ہو تو اسی مقصد کے لئے جاتے ہو کہ ایسی باتیں سنو۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے ایک کسوٹی ہے وہ اسے استعمال کرلیں تو ان کو بے غیرتی اور بے حیائی کا صاف علم ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص کے ماں باپ کے خلاف کوئی بے حیائی اور بد کلامی کی باتیں کرتا ہے اور منہ پھٹ ہے، بکواس کرتا ہے اس کی ماں یا اس کے باپ پر، کیا وہ سوچ سکتا ہے کہ وہ بار بار وہاں جائے اور دیکھے کہ اب کوئی اور باتیں تو نہیں کر رہا۔ میرے ماں باپ کے خلاف تو بکواس کرتا ہی ہے مگر شاید اب نہ کر رہا ہو۔ انسانی فطرت کے خلاف ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو یہ سارے منافقین اس حوالے سے اپنے آپ کو پہچان سکتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کے لئے تو یہ غیرت اور محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دین کے لئے وہ غیرت؟ یہ منافقت ہے اس لئے کسی شخص سے یہ بات ڈھکی چھپی رہ نہیں سکتی۔ ضرور وہ اپنے نفس کو پہچان سکتا ہے اگر اسی صورت کو اپنے ماں باپ کے معاملے پر چسپاں کرکے دیکھے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ تو بہت دور کی بات ہے (احمدیوں) کو تو چاہئے کہ لغو مذاق کی مجلس کو بھی پسند نہ کریں خواہ وہ خدا اور رسول کے خلاف نہ بھی ہو۔ اللہ کے سادہ پاک بندوں کے متعلق ہو ان کے اندر کوئی کمزوریاں ہوں اور کوئی شخص اپنی بڑائی کی خاطر ان کی کمزوریاں دکھا دکھا کر اس پر لطیفے گھڑ رہا ہو۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں بظاہر دین کے خلاف نہیں کہتے مگر میرے دل میں تو ان کے خلاف ایسی ہی منافرت پیدا ہوتی ہے کہ سوائے اس کے کہ مجبوراً ان کو سلام علیک کہنا پڑے وہ ہماری مجلس میں آجاتے ہیں تو ان کو نکالا نہیں جا سکتا مگر میں کبھی ان لوگون کی مجلس میں جاکے نہ بیٹھوں۔ پس جاکے بیٹھنے والا مقصد جہاں تک ہے وہ تو ان کی مجلس کو بھی میں پسند نہیں کرتا۔

کئی دفعہ میں نے اپنے بچوں کو نصیحت کی ہے کہ ایسے آنے والے اگر تمہارے گھر جاکے ایسا اڈہ لگائیں تو تمہاری غیرت کا تقاضا ہے یا شرافت کا، حیاء کا تقاضا ہے کہ کہہ دو کہ ہمارے گھر ایسی باتیں نہ کریں۔ اگرچہ ہم آپ کے ہاں نہیں گئے اس حد تو ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کی مگر آپ یہاں ایسی باتیں نہ کریں ہمیں پسند نہیں ہیں۔ پھر ملنا جلنا بے شک رکھیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے ملنا جلنا ممکن ہے مگر بعض شرائط کے ساتھ۔ (-) یہ مضمون پھر ہو گا کہ سوائے اس کے کہ اور باتیں شروع کردیں۔ اب میں اس تعلق میں آنحضرت ﷺ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو خود اپنا مضمون کھول رہے ہیں، بالکل ظاہر و باہر ہیں۔

مشکوۃ المصابیح میں کتاب الاداب میں ایک حدیث درج ہے جو ابی موسیٰؓ سے ہے۔ ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **"نیک اور برے ہم نشین کی مثال کستوری رکھنے والے اور دھونکنی چلانے والے کی ہے۔ کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کچھ دے گا یا تو اس سے کچھ خریدے گا۔"** اب یا تو تجھے کچھ دے گا یا اس سے تو خریدے گا یہ ایسی مزے دار بات ہے کہ اس زمانے کی تجارت میں بھی یہ اطلاق پاتی تھی اور آج کل بھی پاتی ہے۔ بہت سی خوشبوؤں کی دوکانیں ہیں جہاں ہم جاتے ہیں تو کوئی کھڑا ہوا وہاں تھوڑی سی خوشبو آپ کے اوپر پھیلا دیتا ہے۔ وہ خوشبو جو آپ کے اوپر ڈالتا ہے یہ بتانے کی خاطر کہ ہمارے پاس ایسی اچھی خوشبوئیں ہیں۔ پسند ہو تو یہ لے لو۔ تو یہ عجیب بات ہے یہ انسانی فطرت ہے جو نہیں بدلتی۔ خوشبو والا پھیلاتا ہے بدبو والا نہیں پھیلاتا۔ بدبو والا تو اس کو چھپاتا ہے۔ اگر وہ نیک فطرت ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ اس سے بدبو آرہی ہو تو کوئی اس کے قریب آجائے۔ پس آنحضرت ﷺ نے کیسی پیاری بات کہی ہے جو ہمیشہ سے انسانی فطرت سے تعلق رکھنے والی ہے۔ کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کچھ دے گا یا تو اس سے کچھ خریدے گا۔ کوئی بہت ہی کنجوس ہو تو کچھ بھی نہیں دیتا مگر اس سے لوگ خریدتے تو ہیں نا۔ یا پھر کم از کم تجھے عمدہ خوشبو تو آئے گی ہی۔ یہ تو ہو گا کہ تمہیں کچھ دیر کے لئے خوشبو کا مزہ آجائے اور ہو سکتا ہے کپڑوں میں بھی رچ بس جائے۔ لیکن دھونکنی چلانے والا یا تیرے کپڑے جلائے گا جو آگ کو تیز کر رہا ہو دھونکنی چلا کے یا وہ تیرے کپڑوں کو جلائے گا یا پھر تو اس سے بدبو ہی پائے گا۔ کیونکہ دھواں پھیل رہا ہے، منہ گندہ ہو رہا ہے، جسم کالا ہو رہا ہے اور اس کی بدبو بھی اٹھتی ہے بڑی سخت۔ تو فرمایا ایسے لوگوں سے پرہیز کر۔ جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ گندے لوگ ہیں ان کے پاس جاکر تجھے کبھی کوئی فائدہ نصیب نہیں ہو سکتا لیکن جو نیک لوگ ہیں ان کے پاس جاؤ تو تمہیں ضرور فائدہ پہنچے گا۔ اس حدیث کی روشنی میں اس آیت کا وہ ترجمہ جو معروف ہے وہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ قطعیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ فرمارہے ہیں کہ **برے لوگوں کی صحبت کا تصور بھی نہ کرو، جاؤ ہی نہ وہاں، تمہیں ضرور نقصان پہنچے گا۔**

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں یہ ترمذی باب الزھد سے لی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے، کتنی سادہ سی بات اور کتنی اہم ہے ایک انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر اس کا بے ہودہ لوگوں کی مجلس میں آنا جانا ہے تو خواہ لاکھ بہانہ بنائے کہ میرے ہوتے ہوئے اس نے ایسی بات نہیں کی، کیونکہ یہ نفس کا بہانہ ہے ایسے شخص کی مجلس کسی کو پسند ہی نہیں آنی چاہئے اگر وہ جاتا ہے تو عذر تراشی ہے اس کی۔ رسول اللہ ﷺ کی بات سچی ہے کہ تم جب دوست بناؤ تو غور کرکے دیکھو اچھا دوست بناؤ جس کے متعلق کبھی بھی بدی کوئی شکایت نہ ہو۔

اچھے لوگ عرف عام میں پہچانے جاتے ہیں۔ جو اچھا انسان ہو اچھے لوگوں کی مجلس پسند کرتا ہے، جو برا اور یا وہ گو ہو وہ برے اور یا وہ گو لوگوں کی مجلس کو پسند کرتا ہے۔ تو اس طرح اپنی مجالس کا انتخاب کریں۔ **اگر آپ پاک لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں گے اچھے لوگوں کی باتیں پسند آئیں گی تو آپ کے لئے خوشخبری ہے**

کہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں آپ کو اپنا قرب عطا کرے گا اور آپ کی جو سلوک کی راہیں ہیں وہ آسان فرمادے گا اور اگر اس کے برعکس نمونہ دکھانا ہے تو پھر جو لوگ دکھا چکے ہیں ان کو تو ہم نے مزید نحوستوں کا شکار ہی ہوتے دیکھا ہے۔ شروع میں ان کی منافقت نے پردے ڈالے رکھے آخر ان کے چہرے بے نقاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ پھر کبھی بھی ان کو چھوڑتا نہیں۔ اس لئے ایک نصیحت ہے جن لوگوں پر بھی اطلاق پاتی ہے ان کو سوچنا اور سمجھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق (بد کلامی) کرنے والوں کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا ردِّ عمل کیا تھا۔ یہ آپ کے الفاظ میں آپ کو سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ یہ عربی سے ترجمہ ہے۔ "خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کردیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کردیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔"

یہ بظاہر ایک مبالغہ لگ رہا ہے لیکن اگر حضرت مسیح موعود (-) کے سامنے یہ دو باتیں پیش ہوتیں کہ یا یہ سب کچھ ہو جائے گا یا تم یہ پسند کرو گے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق گستاخی کی جائے۔ اس تقابل کی صورت میں لازماً حضرت مسیح موعود (-) کا یہی رد عمل ہونا تھا۔ اس لئے کوئی اس کو مبالغہ نہ سمجھے۔ اگر کسی کو کہا جائے یہ سب کچھ کردیا جائے گا اب رسول اللہ ﷺ کے خلاف گستاخی کو قبول کرو وہ کہے گا ہرگز نہیں کروں گا۔ جتنے شہداء ہیں ان کی شہادت کے پیچھے یہی جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک صحابی جو قید کیا گیا اس کی گردن اڑانے سے پہلے اس سے یہی سوال کیا گیا کہ کیا تم پسند کرو گے کہ تمہاری گردن چھوڑ دی جائے اور تمہاری جگہ محمد رسول اللہ ﷺ کو کوئی گزند پہنچے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کروں گا کہ میری گردن چھوڑ دی جائے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو مدینے کی گلیوں میں کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔ کتنا عظیم الشان عشق ہے' کیسی دل کی صفائی اور پاکیزگی ہے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود (-) بیان فرمارہے ہیں (-) ہرگز اس تحریر میں ایک ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کے سنائی ہے۔

یہ مقام عشق اپنی جگہ' یہ غیرت اپنی جگہ لیکن اس کے باوجود جب اپنی ذات کے خلاف لوگ باتیں کرتے تھے ان کو برداشت کرتے تھے ان میں بڑا حلم دکھاتے تھے۔ کئی لوگ وہاں آکر سامنے کھلم کھلا گالیاں دیتے تھے مگر اپنے (رفقاء) کو روک دیا کرتے تھے کچھ نہیں کہنا۔ اور جہاں بھی جوابی کارروائی کی ہے وہاں آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ اللہ اور رسولؐ کے خلاف جب بھی کسی لکھنے والے نے بدتمیزی کی ہے تو اس کے جواب میں آپ کی سختی ہے۔ اس کے سوا کہیں کوئی سختی نظر نہیں آتی۔ ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود (-) کی سیرت ہے' سیرت طیبہ کے نام سے' اس میں ایک اسی قسم کا واقعہ لکھتے ہیں جو بڑا دلچسپ ہے۔

فرماتے ہیں' قادیان میں ایک صاحب محمد عبداللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو مختلف قسم کے نظاروں کی تصویریں دکھا کر پیٹ پالا کرتے تھے۔ سلائڈز ہوتی ہیں ناں جس طرح دکھانے والی وہ جگہ جگہ اڈہ بنایا یہی ان کا گزارہ تھا مگر جوش اور غصے میں بعض اوقات توازن کھو بیٹھتے تھے' ان کی طبیعت ایسی تھی اتنا جوش آتا تھا' اتنا غصہ آتا تھا اپنی مرضی کے خلاف بات کا کہ پھر برداشت ناممکن ہو جاتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (-) کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے (آپ) کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے اس کو یہاں بیان فرمایا ہے مگر دوسری جگہ تفاصیل ملتی ہیں ان میں حضرت مسیح موعود (-) کے متعلق بہت ہی گندی باتیں کی گئی ہیں۔ اور وہاں بھی جو (رفقاء) تھے وہ برداشت نہیں کرسکے اور جواب میں بعض دفعہ گندی بات استعمال کی اور حضرت مسیح موعود (-) نے اس کو ناپسند فرمایا کہ ہرگز تمہارے لئے زیبا نہیں تھا کہ تم اس کلام کو اپنے منہ سے نکالتے۔ تو یہی صاحب ہیں عبداللہ صاحب' جن کا ذکر میں اب کررہا ہوں کہ ایک دفعہ کسی نے بیان کیا کہ بڑی سخت زبانی کی ہے اور گالیاں دی ہیں۔ پروفیسر صاحب کو اتنا غصہ آیا کہ کھڑے ہو کر کہا اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ تم جو باتیں بیان کررہے ہو تمہیں شرم نہیں آئی تم نے کچھ نہیں کیا اس کا۔ میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود (-) نے بے ساختہ فرمایا ہیں نہیں ایسا نہیں چاہئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے۔ تو دیکھئے کتنی گندی باتیں جن کو قلم برداشت نہیں کرسکتا کہ لکھے اور زبان پسند نہیں کرتی کہ ان کا کوئی حرف نوک زبان پر آنے دے۔ فرمایا ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اب پروفیسر صاحب مخلص بھی تھے اور آپے سے باہر ہونے کے بھی عادی تھے اس موقعہ پر ان کو بڑا جوش آیا۔ غصے میں آپے سے باہر ہو گئے اور جوش کے ساتھ بولے واہ صاحب واہ! یہ کیا بات ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کو اپنے جوش میں کہہ رہے ہیں واہ صاحب واہ۔ یہ کیا بات ہے آپ کے پیر نو کوئی شخص برا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعے اسے جہنم تک پہنچانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں مگر ہمیں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کو ہمارے سامنے گالی دے تو ہم صبر کریں۔ کیا بات ہے۔ کیسی عمدہ مثال ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) اپنے لئے ہرگز پسند نہیں فرماتے تھے مگر آپ کے غلاموں نے آپ کو دیکھا ہوا تھا اپنے آقا کے بارے میں آپ کا کیا سلوک تھا۔ پس وہ تو آپ کو اپنا آقا ہی سمجھتے تھے اور جانتے تھے اور ایمان رکھتے تھے اس لئے ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کے خلاف کوئی کسی قسم کی بے ہودہ سرائی کی جائے لیکن اس کے باوجود صبر کی تعلیم اپنی جگہ ہے۔ یہ ایک ایسے شخص کی مثال ہے جس کو حلم کا خلق نصیب نہیں تھا اتنا۔ میں جو یہ باتیں بیان کررہا ہوں تو جماعت کو یہ سمجھانے کے لئے کہ ہمارا واسطہ دنیا میں ہر قسم کے گندے لوگوں سے پڑتا ہے۔ (-) آئے دن ایسی خبریں ملتی رہتی ہیں کہ کسی جگہ کسی نے بہت بدکلامی سے کام لیا' اتنی بدکلامی کی کہ دل برداشت نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی یہ مثالیں دے اور کہے کہ ہم نے بھی تو اس موقع پر اسی طرح کیا تھا کہ آپے سے باہر ہو گئے تو یہ درست نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے کبھی بھی رسول اللہؐ کے دشمنوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کبھی بدکلامی کرنے والوں کے خلاف جو جوابی کارروائی کی ہے وہ اسی حد تک رکھی ہے جس حد تک اس کی بدکلامی کا تقاضا تھا اور حتی المقدور بدکلامی سے پرہیز کیا ہے مگر کہیں کہیں جوش میں ایسے کلمے نکل گئے ہیں جسے آج تک (-) لوگ اچھالے پھرتے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود (-) نے تو وہ چند کلمات اس وقت کہے جبکہ ایک شخص نے بے انتہا بدتمیزی' بے حیائی اور گند اچھالنے سے کام لیا ہے کہ آپ کو اگر اس کی مثالیں دی جائیں تو غم سے آپ کا دل پھٹ جائے گا۔ یہ ساری باتیں آپ سنتے تھے مگر ایک واقعہ آپ نہیں بتا سکتے کہ آپ نے ان کے جواب میں کسی کو پتھر مارا ہو' کسی کے اوپر کوئی حملہ کردیا ہو۔ اور یہ بابا فلاسفر جو تھے یہ عبداللہ صاحب' آپ ان کے مرید نہیں ہیں' مسیح موعود (-) کے مرید ہیں۔ ان کا ایک رنگ تھا اپنی غیرت کے اظہار کا وہ کر دکھایا انہوں نے مگر جماعت کو سبق مسیح موعود (-) کے عمل سے لینا چاہئے۔ عمل یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں کبھی بھی نہیں آپ بیٹھے۔ کبھی ایسے لوگوں کی صحبت کو اختیار نہیں فرمایا اور یہی قرآنی تعلیم ہے۔

پس قرآنی تعلیم جو آپ کے سامنے رکھی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ جب ایسے لوگ بے ہودہ سرائی کریں تو پتھر اٹھاؤ اور ان کے سر پھاڑ دو۔ فرمایا کہ اٹھ جایا کرو پھر دوبارہ ان کے پاس جانے کا تصور بھی نہ کرو۔ پس آپ کو یہ تعلیم ہے کہ ایسے لوگوں سے قطع تعلقی مستقل رکھیں اور کبھی سوچیں بھی نہ کہ آپ ان بدبختوں کی صحبت میں بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن عملاً جبر سے کام نہیں لینا عملاً کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو قرآن کریم کی اس آیت' اسوۂ حضرت رسول اللہ ﷺ اور اسوۂ مسیح موعود (-) کے مخالف ہو۔

اب مجھے جو فکر رہتی ہے وہ یہ ہے کہ (-) بہت ہی بدگوئی کی جاتی ہے آئے دن مجھے خطوں میں بعض اشارے ملتے ہیں کہ اس قسم کی بکواس کررہے ہیں لوگ۔ اب مصیبت یہ ہے کہ ان کے پاس تو جاتا کوئی نہیں لیکن وہ گھروں پر' دیواروں پر گندگی لکھتے رہتے ہیں۔ (-) آپ اندازہ کریں کہ کہاں تک یہ لوگ پہنچے ہیں۔ پرتگال میں جگہ جگہ (-) کے ٹائلٹس کے اوپر اشتہار لگے ہوئے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذٰلک حضرت مسیح موعود (-) کا انجام یہاں ہوا تھا۔ اب اس کے تفصیلی جواب کا تو یہ موقع نہیں مگر میں آپ کو بتانا چاہوں کہ ہمارا جن سے رابطہ ہے یہ تو دوسرے تمام (لوگوں) اور دہریوں سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں ایک شخص لیکھرام تھا جس کا آگے ذکر آئے گا اس نے اور اس کے ساتھی آریوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف بہت بکواس کی ہے۔ مگر اس حد تک نہیں گئے جس حد تک حضرت مسیح موعود (-) کے مخالف گئے اور ابھی تک اس پر قائم ہیں اور یہی سلسلہ ان کا جاری ہے۔

(-) احمدی گھروں کی دیواریں گندگی سے کالی کی گئی ہیں اور ان کے صبر کی آزمائش ہے تو ان لوگوں کو میں سمجھا رہا ہوں کہ آپ لوگ اگرچہ درست ہے کہ وہاں تک نہیں پہنچتے وہ آپ تک پہنچتے ہیں' کوئی چارہ نہیں' کوئی مفر نہیں ہے مگر اس قسم کی بے حیائیاں اور زیادتیاں خواہ وہ لوگ آپ تک آکے کریں تب بھی آپ کو برداشت کرنی ہوں گی۔ اور یہ برداشت جو ہے یہ مذہبی غیرت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ برداشت مذہبی غیرت کے عین مطابق ہے۔ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء پر اسی قسم کی بہتان تراشیاں کی گئیں اور ان کے گھروں تک پہنچ کے کی گئیں یعنی ایسے دشمن تھے جو رسول اللہ ﷺ کے گھر جا کر سخت بے ہودہ باتیں کرتے تھے تو اس لئے آپ رسول اللہ ﷺ سے افضل نہیں ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ ترین غلام ہیں۔ آپ کے گھروں تک پہنچ کر اگر کوئی ایسی بے حیائی کی باتیں کرتا ہے تو لازماً آپ کو برداشت کرنی ہوں گی اور اللہ سے گریہ وزاری کریں انما اشکو بثّی وحزنی الی اللہ وہ مثال پکڑیں کہ میں تو اپنا غم' اپنا دکھ صرف اللہ کے حضور پیش کرتا ہوں اور اس بات میں آپ کی فلاح ہے کیونکہ قرآن کریم اس بات کا ضامن ہے کہ اس قسم کی ایذاء رسانی میں سے ہر دکھ کے جواب میں اللہ تعالیٰ آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درجے بڑھائے گا- پس میں آپ کو ایسے صبر کی تلقین نہیں کر رہا جس کے نتیجہ میں کچھ نہ ہو' صرف دکھ ہی دکھ ہو بلکہ ایسے صبر کو جو خدا قبول فرمالے بہت میٹھے پھل لگتے ہیں- اس صبر کو کوئی میٹھا پھل نہیں لگتا جو مجبوری اور بے اختیاری کا نام ہے- لیکن جہاں آپ سر پھوڑ سکتے ہوں اور نہ پھوڑیں وہ صبر ہے جو للہ ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کی بہترین جزاء دیتا ہے- یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا کی خاطر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا نہ دے-

پس پاکستان ہو یا دوسرے ایسے ممالک ان سب میں احمدیوں کو اس بات میں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اگر انہوں نے ایک جگہ اپنا ردعمل دکھایا تو اسی کا (مخالف) انتظار کر رہا ہے- وہ چاہتے ہیں کہ کہیں احمدی مجبور ہو کے' بے اختیار ہو کے کسی کا سر پھوڑے تو ہم سارے پاکستان میں یا دوسرے ممالک میں ان کے سر پھوڑتے پھریں کہ انہوں نے ہمارا ایک سر پھوڑا تھا اس لئے ہم ان کے ہزار سر پھوڑیں گے- اور اس بات کو کوئی حکومت نہیں دیکھے گی کہ بے حیائی کس نے کی تھی' بدتمیزی کس نے کی تھی- کون ہے جس نے مجبور کر دیا تھا آپ کو- نہ عدالت دیکھے گی نہ حکومت کا کوئی کارندہ دیکھے گا- ایک دفعہ آپ کریں تو جوابی کارروائیاں ضرور ہوں گی- تو آپ دیکھیں حکمت اور عقل کا تقاضا کیا ہے- کیا ایک شخص کا سر پھوڑنے کی خاطر آپ تمام احمدیوں پر ظلم ہوتا دیکھیں گے تو کیا اس ظلم میں آپ شریک نہیں ہو جائیں گے؟ آپ کی وجہ سے اگر کسی معصوم کو دکھ دیا گیا کسی کا گھر جلایا گیا تو آپ کا ضمیر آپ کو کیا کہے گا- اس لئے یہ تو برداشت ایسی ہے جو کرنی ہی کرنی ہے- اس کے سوا چارہ کوئی نہیں اور یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس برداشت کے نتیجے میں ہمارے درجات بلند فرمائے گا اور یہ صبر رائیگاں نہیں جائے گا-

صبر تو ان کا بھی رائیگاں نہیں جاتا جو خدا کی خاطر ویسے صبر کرتے ہیں- دنیا کی خاطر بعض لوگ اپنی قوموں کی خاطر صبر کرتے ہیں اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ ان کا صبر بھی ضائع نہیں جایا کرتا- صبر کے اندر ایک صفت ہے جو جیتنے والی صفت ہے' غالب آنے والی صفت ہے- پس صبر کو کسی پہلو سے آپ دیکھیں تمام کا تمام خیر ہے- وہ زمانہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے زمانے ہی کی قسم کھائی ہے کہ گھاٹا کھانے والا ہے- علاج صبر- پس ساری دنیا میں سارا انسان گھاٹے کھا رہا ہے لیکن صبر والے گھاٹا نہیں کھائیں گے- صبر ہو اور حق کے ساتھ ہو تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ صبر رائیگاں جائے گا اور اللہ کے نزدیک اس کی قیمت نہیں پڑے گی- پس آپ اپنے صبر کی قیمت وصول کریں اور وہی صبر ہے جو ایسے ممالک میں انقلاب برپا کرنے کا کام دے گا- اب آپ ان سے لڑلیں' کسی کا سر پھوڑ دیں ہرگز کوئی روحانی انقلاب نہیں آئے گا لیکن آپ صبر کریں تو خدا اس بات کا گواہ ہے کہ اس کے نتیجے میں روحانی انقلاب ضرور برپا ہو گا-

اب یہ آیات بڑی کثرت سے میرے سامنے ہیں قرآن کریم بھرا پڑا ہے ان آیات سے جن میں صبر کا پھل' جو للہ کیا جائے' ہمیشہ کامیابی اور کامرانی ہوا کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت کا حوالہ دیا ہے ساری دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے اگر خدا کے کچھ صبر کرنے والے بندے حق پر قائم ہوں اور صبر کریں اور صبر کی تلقین کریں- لیکن اس بات کو چھوڑ کر یعنی غصے سے جواب اس طرح دینا کہ خود انسان اپنے اوپر اختیار چھوڑ دے یا پتھر مارے کسی پر' کسی کو دکھ پہنچائے' چڑھ دوڑے کہ اچھا یہ وہ شخص ہے جو بدتمیزی کیا کرتا تھا میں اس کو مار کے چھوڑوں گا- یہ باتیں درست نہیں- حضرت مسیح موعود (-) کی غیرت کا یہ واقعہ پنڈت لیکھرام کے متعلق میں آپ کو سناتا ہوں اس سے آپ کو مسیح موعود (-) کا اپنا مسلک خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا-

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (-) فیروز پور سے قادیان آ رہے تھے ان ایام میں حضرت میر ناصر نواب صاحب فیروز پور میں مقیم تھے اور اس تقریب پر حضرت مسیح موعود (-) وہاں گئے ہوئے تھے- حضرت میر ناصر نواب صاحب کی بیٹی تھیں حضرت (اماں جان) اور یہ جو حقوق ہیں آپس کے خاندانی تعلقات کے ان کی خاطر ان کے فیروز پور تعینات ہونے اور ایک اچھا گھر ملنے پر مسیح موعود (-) ان کے ہاں گئے ہوئے تھے- عرفانی صاحب کی یہ روایت ہے' خاکسار عرفانی جوان ایام میں محکمہ نہر میں امیدوار ضلعداری تھا اور رکھانوالہ میں حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار کے ساتھ رہ کر کام سیکھتا تھا- خاکسار عرفانی کو بھی فیروز پور جانے کی سعادت نصیب ہوئی- جب آپ وہاں سے واپس آئے تو میں رائے ونڈ تک ساتھ گیا- وہاں آپ نے ازراہ کرم فرمایا کہ تم ملازم تو ہو ہی نہیں چلو لاہور تک چلو- تم نے کون سا جلدی لوٹنا ہے کسی کام کے لئے- عصر کی نماز کا وقت تھا آپ نماز پڑھنے کے لئے تیار ہوئے اس وقت وہاں چبوترہ بنا ہوا کرتا تھا مگر آج کل وہاں ایک پلیٹ فارم ہے- میں پلیٹ فارم کی طرف گیا تو پنڈت لیکھرام جس کو آریہ مسافر کہا کرتے تھے یہ آریہ لوگ- پنڈت لیکھرام آریہ مسافر جوان ایام میں پنڈت دیانند صاحب کی لائف لکھنے کے کام میں مصروف تھا- ان کی حیات کے متعلق بائیوگرافی لکھ رہا تھا- جالندھر جانے کو تھا کیونکہ وہ غالباً وہاں ہی کام کرتا تھا- مجھ سے اس نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو- میں نے حضرت اقدس کی تشریف آوری کا ذکر سنایا تو خدا جانے اس کے دل میں کیا آئی کہ بھاگا ہوا وہاں آیا- حضرت اقدس وضو کر رہے تھے- میں اس نظارے کو اب بھی گویا دیکھ رہا ہوں اس نے ہاتھ جوڑ کر آریوں کی طرح حضرت اقدس کو سلام کہا مگر حضرت نے یونہی آنکھ اٹھا کر سرسری طور پر دیکھا اور وضو کرنے میں مصروف رہے- اس نے سمجھا شاید سنا نہیں اس لئے اس نے پھر کہا- حضرت بدستور اپنے استغراق میں رہے- وہ کچھ دیر ٹھہر کر چلا گیا- کسی نے کہا کہ لیکھرام سلام کرتا تھا- لوگ اتنے مرعوب ہو جاتے ہیں ایسی ہستیوں سے ویسے بھی وہ دوڑا ہوا آیا تھا اور لوگوں کو خیال ہوا کہ یہ اخلاق کے خلاف ہے گویا کہ اس کی بات کا جواب نہ دینا- تو کسی نے کہا کہ لیکھرام سلام کرتا تھا- فرمایا اس نے آنحضرت ﷺ کی بڑی توہین کی ہے میرے ایمان کے خلاف ہے کہ میں اس کا سلام لوں- آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر تو حملے کرتا ہے اور مجھ کو سلام کرنے آیا ہے-

مسیح موعود (-) کا یہ اسوہ ہے تو اپنا فیصلہ خود کرلیں کہ کس شمار میں آئیں گے- مجھ کو سلام کرنے آیا ہے لعنت ہے ایسے سلام پر جو خدا اور اس کے رسولؐ اور دین کے بزرگوں کے خلاف بکواس کرنے والے کا سلام ہو- اس سلام کو تو لعنت کے ساتھ لوٹانا چاہئے- ہرگز اس سلام پر خوش ہونا اور اپنے آپ پر فخر کرنا کہ فلاں صاحب نے ہمیں عزت سے یاد کیا ہے ایک حماقت کی حد ہے' دھوکہ بازی ہے' جھوٹ ہے اور اپنے نفس کی اَنا میں پڑ کر آپ اپنا دین کھو دیں گے-

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کرلے- مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا اور رسولؐ سے موافقت کرتا رہا- پس جو شخص بھی شریروں کی مجلس کو قبول کرتا ہے اور اچھوں سے الگ رہتا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) کا یہ ارشاد ہے کہ زندگی میں چاہئے تھا کہ وہ تعلق کاٹ لے- مرنے کے بعد پھر وقت گزر جائے گا- پھر ان کا تعلق خدا سے جو اس دنیا میں کاٹا گیا ہمیشہ کے لئے کاٹا گیا اور آخرت میں پھر یہ تعلق جڑ نہیں سکتا-

فرماتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والی کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا- یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرلے- نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچا دے' امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا- اس کا سچا وعدہ ہے کہ (-) کہ وہ لوگ جو ہمارے رستوں پر چلتے ہیں یا وہی لوگ ہیں جو خدا کی خاطر غیروں سے تعلق کاٹ لیتے ہیں تو ان کا سفر خدا کی طرف ضرور شروع ہو جاتا ہے- یہی میں نے شروع میں آپ کو بتایا تھا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف آپ کا سفر آسان ہو تو خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں اور جب خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں گے تو اللہ آپ سے بہت زیادہ تعلق رکھے گا- یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی کی خاطر کسی کو چھوڑا جائے اور وہ بھی منہ نہ لگائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب دنیا کے روزمرہ کے دستور میں آپ جانتے ہیں یہ ایک ایسی فطری حقیقت ہے جس کو تبدیل کیا ہی نہیں جا سکتا کوئی شخص بھی آپ کی خاطر کسی سے مخالفت لیتا ہے آپ لازماً اس کو گلے لگائیں گے اور پیار کریں گے تو اللہ کے متعلق سوچیں کہ اللہ جو سب سے زیادہ ان معنوں میں شکر ادا کرنے والا ہے اس نے اپنے شکر کے بھی رنگ رکھے ہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو شکر میں بھی شکست نہیں دے سکتا۔ جب وہ شکریہ ادا کرتا ہے تو کمال کر دیتا ہے۔ فرمایا (۔) خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جُویا ہوا وہ آخر منزل مقصود تک پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے اور راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں "کئی لوگ ہیں بے چارے ساری ساری رات جاگتے ہیں اور کچھ بھی نہیں بنتا۔ ہر دفعہ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ کثرت سے میرے پاس آتے ہیں یا خط لکھتے ہیں ان بے چاروں کو سمجھ نہیں آتی کہ ہوا کیا ہے' کریں کیا۔ امتحان میں جاتے ہی دماغ ماؤف ہو جاتا ہے' اچھا بھلا پڑھا لکھا بھی بھول جاتا ہے۔

ان کی حالت دیکھ کر ہم رحم کھا سکتے ہیں' تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا۔ ہم تو ایک امتحان کے طالب علم پر بھی رحم کرتے ہیں جس کی محنت ضائع جا رہی ہے مگر جو خدا کی طرف زور مار رہا ہو اس کا یہ امتحان ہے' اس کا یہ نصاب ہے۔ تو ہم لوگ تو کسی غیر طالب علم پر رحم کریں اور وہ اس پر رحم نہ کرے جو خدا تعالیٰ کی طرف جدوجہد کر رہا ہو' کوشش کر رہا ہو۔ ہرگز نہیں' ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ (۔) اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ پھر فرماتا ہے (۔) کہ جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے اس کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے یعنی اس کو ان معنوں میں دیکھتا ہے کہ لازماً اس کو بے اجر نہیں رہنے دیتا۔ ایک ذرہ نیکی کا بھی بعض دفعہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ محاورے میں تو ہے کہ رائی کا پہاڑ بنا دیا انسان یہی کام کیا کرتا ہے مبالغہ آمیزی میں۔ ایک ہی ذات ہے وہ اللہ کی ذات ہے جو رائی کے بھی پہاڑ بنا دیا کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے کثرت سے واقعات ملتے ہیں کہ ایک انسان نے عمر بھر بدیوں میں ضائع کر دی اور ایک دن ایک چھوٹی سی نیکی کرنے کی ایسی توفیق ملی جو صرف اللہ کے لئے تھی۔ اور اس کے بعد پھر نیکیوں کے پہاڑ اس کے حق میں جمع کر دیئے گئے۔ پس واقعتہً رائی کا پہاڑ بنتا ہے لیکن ان معنوں میں بنتا ہے۔ بندوں کے جھوٹ اور مبالغہ آمیزی سے پہاڑ بنے بھی تو بے معنی اور بے حقیقت ہوا کرتا ہے۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزار ہا طالب علم سالہا سال کی محنت اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں" یہ بالکل درست ہے۔ ہزار ہا طالب علم ہیں اب تو لاکھوں لاکھ ہوں گے اور خود کشیاں کر لیتے ہیں۔ میرے علم میں بھی ہیں ایسے لوگ ایسے طالب علم جنہوں نے محض اس لئے خود کشی کی کہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور جاپان میں تو یہ عام سلسلہ ہے ناکامی ہوئی اور ساتھ ہی خود کشی ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں ہزار ہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہو گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرہ بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی میں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا۔ یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔"

یہ جو موت کا تصور ہے اس کا یقینی ہونا یہ سب سے زیادہ آپ کو برائیوں سے دور کرنے اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ آپ نے سینکڑوں مرتے ہوئے دیکھے ہوں گے یا اگر کسی کا دائرہ محدود ہے پندرہ بیس تیس ایسے لوگ تو اس نے ضرور دیکھے ہوں گے کہ ان کے اندر گھروں میں پھرا کرتے تھے اچھی اچھی باتیں کیا کرتے تھے ان کے بزرگ بھی تھے یا ان کے گھروں میں آنے جانے والے لوگ تھے اب وہ کہاں گئے ہیں۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں جماعت انگلستان میں اگرچہ بہت برکت پڑی ہے کثرت سے لوگ باہر سے آئے ہیں مگر بہت پیارے چہرے ہیں' بہت نیک لوگ' (بیوت الذکر) میں آنے جانے والے' جماعتی کاموں میں آگے آگے وہ سب غائب ہو گئے۔

پس موت ایک اتنی یقینی حقیقت ہے کہ زندگی اتنی یقینی نہیں کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے یعنی زندگی ابھی وجود میں نہیں آئی کہ وہ مر گیا لیکن موت پر زندگی کو ان معنوں میں فتح نہیں کہ موت اٹل ہے اور زندگی اٹل نہیں ہے۔ زندگی کی لاکھوں قسمیں ہیں جو پنپنے سے پہلے ضائع ہو جاتی ہیں اور موت ان پر غالب آ جاتی ہے۔ پس یہ موت کا جو پہلو ہے اس کو اگر آپ پیش نظر رکھیں تو اس وقت کا تصور کریں جب بالآخر خدا کو جان دینی ہے' جب دنیا چھوڑ کر جانا ہو گا تو پھر کس حسرت سے آپ دیکھیں گے اپنی طرف حسرت کے ساتھ دیکھنے والوں کو۔ وہ روئیں گے آپ کی مدح کے گیت بعد میں گاتے رہیں گے مگر آپ اس وقت جانتے ہوں گے کہ آپ کی خاطر یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ان کی تعریفیں بے کار جائیں گی' ان کا ذکر خیر' ان کی محافل' ان کی مجالس سب بے معنی ہیں۔ جس نے جانا تھا وہ مرتے وقت جانتا ہے کہ میں ایک ایسے قادرِ مطلق خدا کی طرف جا رہا ہوں جس کو اس بات کی ادنیٰ بھی پرواہ نہیں ہو گی کہ میرے پیچھے لوگوں نے کیا واویلے کئے اور کیسے کیسے نوحے پڑھے۔ یہی دنیا کے چکر ہیں صرف' فلاں مر گیا اس کے قل ہو رہے ہیں اس پہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اس کی تعریف کے گن گائے جا رہے ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ جس جگہ وہ حاضر ہوا ہے وہاں ان چیزوں کی کوڑی کی بھی قدر نہیں۔ "آخر ایک دن مرنا ہے کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کی فکر میں نہیں لگ سکتے جہاں خسارہ کا نام و نشان ہی نہیں اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہو گا۔"

پس اس اقتباس کے ساتھ میں آج کا یہ خطبہ ختم کرتا ہوں۔ اس میں بہت سے پیغام ہیں جماعت کے نام اور ان کو مزید تفصیل سے کھولنے کی ضرورت کوئی نہیں جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ دیا اب اپنا حساب آپ خود رکھیں کیونکہ ہر ایک نے خود مرنا اور خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔........

اے حُبِّ جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

دیکھو. تو جا کے ان کے مقابِر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر

اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے

اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کر کے گھر میں تأسف سے آئیں گے

سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گذر گئے

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کُوچ کی نوبَت قریب ہے

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 29- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاب نمبر5
1-15 رات- درس القرآن از حضرت صاحب
2-50 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- ہوئیں تیرے فضلوں کامنادی- حصہ دوم
3-15 رات- چینی زبان سیکھیے
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر5
5-30 صبح- لقاء مع العرب
6-35 صبح- ایم ٹی اے- امریکہ انٹرویواز ڈاکٹر طارق شریف
7-05 صبح- اردو کلاس
8-10 صبح- چینی زبان سیکھیے
8-45 صبح- حضرت صاحب کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- ورکشاپ نمبر5
11-30 دوپہر- درس القرآن
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- سپورٹس فٹبال فائنل 1997ء
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھیے
7-05 شام- ہومیوپیتھی کلاس
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس

منگل 30- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
1-10 رات- روحانی خزائن
1-50 رات ایم ٹی اے ورائٹی- لجنہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف
2-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس
3-15 رات- نارویجین زبان سیکھیے
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-20 صبح- لقاء مع العرب
6-25 صبح- سپورٹس- فٹبال فائنل
6-55 صبح- اردو کلاس
7-55 صبح- نارویجین زبان سیکھیے
8-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- اجتماع خدام الاحمدیہ کراچی 1998ء
8-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
11-25 دوپہر پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ کا ترجمہ
12-30 دوپہر- روحانی خزائن
1-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-30 دوپہر- طبی معاملات- بواسیر
4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھیے
7-10 شام- ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس

بدھ یکم جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- امام صاحب کے ساتھ آیئے نماز سیکھیں
1-05 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- سیرت حضرت حافظ غلام رسول صاحب
1-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر130
2-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
3-15 رات- فرنچ زبان سیکھیے
4-45 صبح چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-10 صبح لقاء مع العرب
6-10 صبح- طبی معاملات
6-45 صبح- اردو کلاس
7-50 صبح- فرنچ زبان سیکھیے
8-25 صبح- سیرت النبی ﷺ از حضرت مصلح موعود
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں
12-00 دوپہر اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-25 دوپہر- سیرۃ حضرت حافظ غلام رسول صاحب
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی- میزبان مسعود احمد خان دہلوی
4-35 سہ پہر ترکش زبان سیکھیے
7-15 رات- ترجمۃ القرآن
8-20 رات- لقاء مع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

جمعرات 2- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
1-00 رات- المائدہ
1-25 رات- ایم ٹی اے لائف سٹائل- پیرھن
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات- ترکی زبان سیکھیے
3-35 رات- ایم- ٹی- اے ورائٹی- آرٹ کی ایک نمائش
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-10 صبح لقاء مع العرب
6-45 صبح- اردو کلاس
7-50 صبح- ترکش زبان سیکھیے
8-20 صبح ایم ٹی اے ورائٹی- مسعود احمد خان دہلوی صاحب
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس
10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
11-00 دوپہر سندھی پروگرام خطبہ جمعہ
12-00 دوپہر- ایم ٹی اے لائف سٹائل- پیرھن
12-35 دوپہر- لقاء مع العرب
1-35 دوپہر- اردو کلاس
2-40 دوپہر- کوئز تاریخ احمدیت
3-20 دوپہر- درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-30 سہ پہر ڈچ زبان سیکھیے-
7-10 رات ہومیوپیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

اطلاعات و اعلانات

بچوں کی لائبریری کے نئے اوقات

○ گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے یکم جون 1998ء سے خلافت لائبریری میں بچوں کے سیکشن کے اوقات کار صبح 7 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ہیں۔

صبح 9 بجے سے 11 بجے تک بچوں کو مفید اور دلچسپ معلوماتی ویڈیوز دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بچے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ 5- جولائی سے ربوہ میں قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس شروع ہو رہی ہے جس میں صرف بیس نمائندے بیرونی اضلاع سے شامل ہوں گے مندرجہ ذیل اضلاع کے امراء کرام اپنے اپنے ضلع سے صرف دو دو نمائندے انتخاب کر کے ہمیں اطلاع دیں تاکید ہے۔ نمائندے پڑھے لکھے اور قرآنی ٹیچر بننے کے خواہش مند ہوں اور واپس جاکر دوسروں کو پڑھا سکیں۔

1- لاہور- 2- نارووال- 3- سیالکوٹ- 4- گوجرانوالہ- 5- شیخوپورہ- 6- فیصل آباد- 7- سرگودھا- 8- منڈی بہاؤالدین- 9- جھنگ 10- اوکاڑہ-

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن وقف عارضی)

ضروری اعلان

○ گرمیوں کی تعطیلات میں واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خصوصی کلاسز نصاب وقف نو اور زبانیں سکھانے کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دی جائے۔ (وکالت وقف نو)

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone
021-7724606-7-9

47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

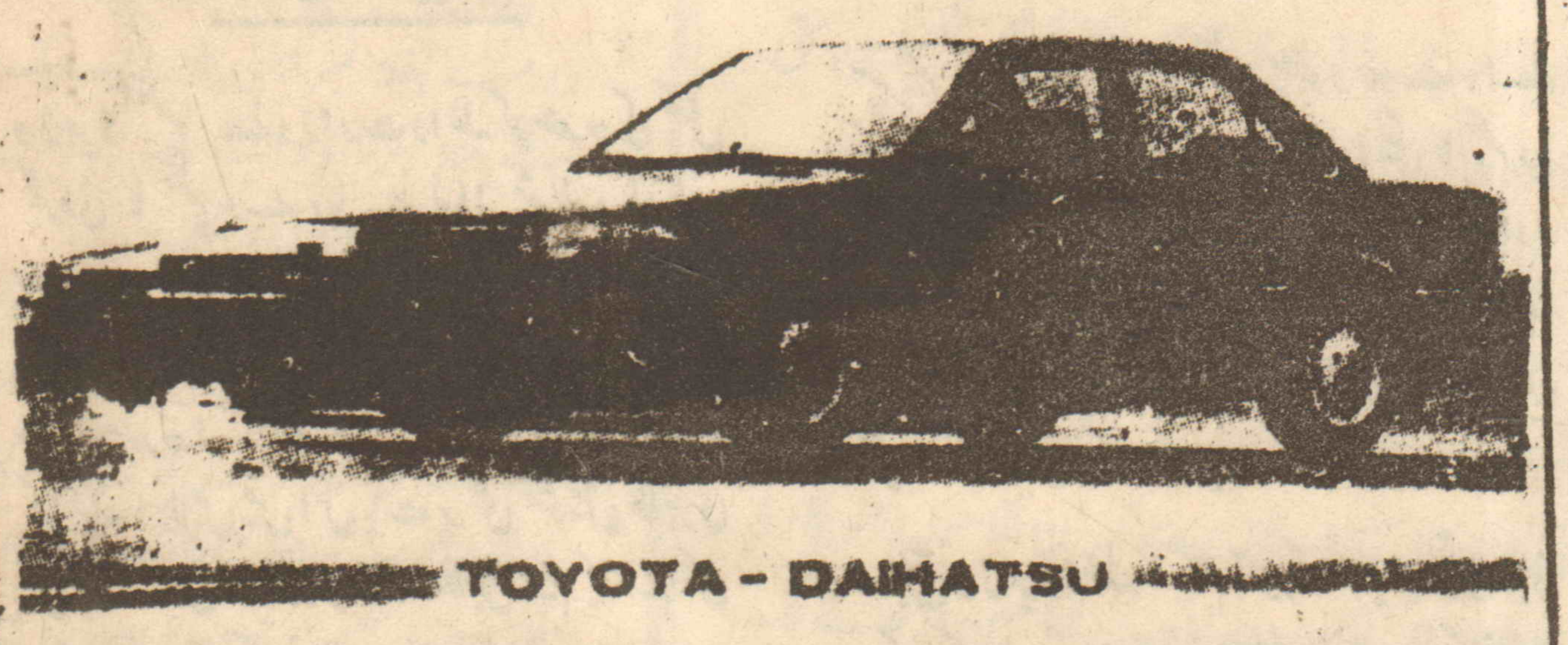

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون: 021-7724606
7724607-7724609

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

29-جون غروب آفتاب 7-21
30-جون طلوع آفتاب 5-03

عالمی خبریں

امریکہ نے تائیوان کے مسئلے پر اپنا موقف تبدیل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے بیجنگ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اس ضمن میں چینی دباؤ قبول نہیں کرے گا۔ چین میں حکومت مخالف 3۔ افراد کی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے بل کلنٹن نے کہا کہ یہ سن کر بہت پریشانی ہوئی ہے اور اگر یہ سچ ہے تو پھر چین آگے جانے کی بجائے پیچھے جا رہا ہے۔ چین میں مقیم امریکی سفیر نے اس ضمن میں چین سے سرکاری طور پر احتجاج کیا ہے۔

امریکی معاون وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مثبت قدم اٹھائیں پابندیاں ختم کر دیں گے، عالمی برادری بھی چاہتی ہے کہ پاکستان اور بھارت ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ ختم کر دیں۔

برطانوی وزیر خارجہ رابن کک نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر برطانوی حکومت کے ایجنڈے میں سر فہرست ہے۔ دونوں کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دینے چاہئیں۔ پاک بھارت تعلقات کا دار و مدار مسئلہ کشمیر پر ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں پولیس سے جھڑپوں میں 9 مجاہدین شہید ہو گئے ہیں۔

عراق نے کہا ہے کہ رچرڈ بٹلر نے مکارانہ حربے استعمال کئے ہیں تاہم تعاون جاری رکھا جائے گا۔

امریکی سینٹ میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں عالمی امن کی خاطر مسئلہ کشمیر کے پر امن اور منصفانہ حل کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم نے وزارت داخلہ کو سندھ کی مکمل نگرانی کا حکم دے دیا ہے نواز شریف کی زیر صدارت اجلاس میں کراچی کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اور گورنر راج کے خلاف سندھ اسمبلی کی قرارداد پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی گئی کہ حساس اداروں کے مطابق ایم کیو ایم بھی دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ کراچی میں وفاقی حکومت کی اتھارٹی تسلیم نہیں کی جا رہی۔ اور وزیر اعظم کے احکامات پر عمل نہیں ہوتا۔

پنجاب کے مختلف علاقوں میں شدید گرمی اور لو سے 18۔ افراد جاں بحق اور درجنوں بے ہوش ہو گئے۔ ساہیوال میں درجہ حرارت 50 سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔

سینٹ (ایوان بالا) کی کارروائی اس وقت شدید ہنگامہ آرائی کا شکار ہو گئی جب اے این پی کے دو سینٹروں نے بعض اخباری اطلاعات اور وزیر اعظم کی اخباری ریکارڈ گفتگو کے حوالے سے کہا کہ حکومت سینٹ ختم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے وفاقی وزیر اطلاعات نے اس کی پرزور تردید کی۔ لیکن پیپلز پارٹی کے سینٹروں نے شدید احتجاج شروع کر دیا، اپوزیشن نے حکومت کی کوئی وضاحت تسلیم نہیں کی اور مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم خود سینٹ میں آ کر اس کی وضاحت کریں۔

گوجرانوالہ سے 25 کلومیٹر دور "کلاسکے" میں چلتی بس میں بم کے خوفناک دھماکے سے کمسن لڑکا اور معمر خاتون ہلاک جبکہ 25 مسافر زخمی ہو گئے۔ ارد گرد کے لوگوں نے دھماکے کی آواز سن کر زخمیوں کو نکالا اور کلاسکے ہسپتال پہنچایا جہاں علاج کا کوئی انتظام ہی نہیں تھا۔ بم سیٹوں کے نیچے رکھا گیا تھا۔

بی بی سی نے سندھ کی صورت حال کے بارے میں اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ کراچی میں امن و امان کی صورت حال اتنی تشویشناک ہو گئی ہے کہ حزب اختلاف کے علاوہ حکمران جماعت اور اس کی حلیف جماعتوں کو بھی صوبہ میں گورنر راج کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔ صوبائی حکومت ناکام نظر آتی ہے۔ گذشتہ ایک ماہ میں سو سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ 1997ء میں صوبے میں مسلم لیگ نے ایم کیو ایم سے مل کر حکومت تشکیل دی تو خیال کیا جاتا تھا کہ حالات میں بہتری آئے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔

کراچی میں ڈاکٹر سمیت 4۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے تیسرے روز بھی کاروبار بند رہا۔ صبح دکانیں کھلیں تو مسلح افراد نے بند کروا دیں۔ جناح ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اپنے ساتھی ڈاکٹر کی ہلاکت پر تین روز ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔

سپریم کورٹ نے صدر مملکت محمد رفیق تارڑ کی اہلیت کے خلاف دائر کی گئی اپیل ابتدائی سماعت کے بعد ہی مسترد کر دی ہے۔

سپریم کورٹ نے کلیم منظور ہونے والے کوآپریٹو متاثرین کو ایک ماہ میں ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ حکومت لیکوڈیشن بورڈ کے اخراجات اور تنخواہیں متاثرین کی رقوم سے ادا کرنے کی بجائے خود ادا کرے۔ کھاتے دار گرمیوں کی چھٹیوں میں بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

سابق وزیر داخلہ نسیم آہیر کو تحریری یقین دہانی پر کہ ایک ماہ کے اندر قرضہ واپس لوٹا دوں گا ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

کوئٹہ میں کالا باغ ڈیم کے حق میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں ایک بہت بڑی ریلی نے گشت کیا۔

سندھ کے کھوسہ قبیلہ نے بھی کالا باغ ڈیم کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت کے استفسار پر وضاحت کی ہے کہ پچھلے تین مہینوں میں سندھ کو طے شدہ کوٹہ کے مطابق پورا پانی ملا ہے۔ وسائل کی کمی دور کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم سمیت نئے ڈیم ناگزیر ہیں۔

مسلح افواج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت دورے پر برطانیہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ کچھ دن قیام کریں گے۔

ورلڈ بینک نے حکومت پاکستان کو ہدایت کی ہے کہ لاہور کی سڑکیں فوجی اداروں سے تعمیر نہ کروائے۔

شرح چندہ الفضل

سالانہ	750/- روپے
ششماہی	375/- روپے
سہ ماہی	188/- روپے
خطبہ نمبر سالانہ	150/- روپے

(مینیجر)

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احباب جماعت کیلئے ایک اور تحفہ!
"تندرستی اور حفاظت ساتھ ساتھ"
ایلومینیم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ادویات
تمام پوٹینسیوں میں مکمل کورس بالکل ہی معمولی قیمت میں
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ۔

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757 275738
A-3 بیول پلازہ - فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
211212 PP
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006